www.KitaboSunnat.com

نقد و نظر

منظور احسن عباسی

طلوعِ اسلام کا شمارہ نومبر ۱۹۷۵ء ایک نظر میں

اس پرچہ کے مرقومات چار عنوانوں پر مشتمل ہیں۔

۱۔ لمعات

۲۔ قربانی کے بارے میں علمائے الجزائر کا فتویٰ۔

۳۔ طلوعِ اسلام کنونشن میں پرویز صاحب کا استقبالیہ۔

۴۔ مودودی صاحب کی تفسیر پر تبصرہ

پہلا مضمون محض تعلّی و تعریف پر مشتمل ہے۔

تعلّی یہ ہے کہ طلوعِ اسلام نے نہ کوئی الگ جماعت بنائی نہ کوئی فرقہ پیدا کیا نہ کہیں سے کوئی امداد حاصل کی، نہ قربانی کی کھالیں اکٹھی کیں، نہ صدقہ زکوٰۃ کے روپے جوڑے بلکہ اپنے محدود وسائل سے کام لے کر اپنی دُھن میں آگے بڑھتا گیا۔

اب یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ رسالہ طلوعِ اسلام نے واقعی قربانی کی کھالیں اور صدقہ و امداد وغیرہ وصول نہیں کیا۔ بھلا ایک رسالہ (مجموعہ اوراق) میں یہ عقل و شعور کہاں کہ وہ چندہ وصول کرے۔ ہاں اگر طلوعِ اسلام سے مراد اس کا ادارتی اور انتظامی عملہ یا ان کے کرتا دھرتا ہیں تو انہیں جماعت ہی کہنا پڑے گا اس سے شرمسار ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ بلاشبہ اس جماعت کو کسی نے قربانی کی کھال یا اور کوئی امداد نہیں دی تو اس کا سبب یہ ہے کہ لوگ اتنے بیوقوف نہیں ہیں کہ وہ ایسی جماعت کو قربانی کی کھال یا زکوٰۃ کی رقم دیں جو سرے سے قربانی یا زکوٰۃ کی قائل ہی نہیں ہے۔ رہا یہ کہ طلوعِ اسلام نے کوئی الگ جماعت نہیں بنائی اور نیا فرقہ نہیں پیدا کیا تو کیا دیانت داری سے کوئی بتا سکتا ہے کہ آخر ابتدائے اسلام سے آج تک مسلمانوں کی وہ کونسی جماعت یا خیر القرون کے مسلمانوں میں کون ایسا ہے جو طلوعِ اسلام کے علمبرداروں میں سے کسی کا ہمنوا ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر نیا فرقہ یا نئی جماعت کا مفہوم اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ اس کے عقائد و خیالات سب سے نرالے اور جداگانہ ہوں۔ اسلام کے جس قدر فرقے ہیں ان سب کی بنیاد صرف قرآن و سنت کی من مانی تعبیر کے سوا اور کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں بانیٔ طلوعِ اسلام کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ پھر طلوعِ اسلام کے کارناموں کا مختصر سا اشارہ بھی اس تعلّی پہ موجود ہے کہ وہ اپنے محدود وسائل سے کام لے کر اپنی دھن میں آگے بڑھتا گیا۔ ان محدود وسائل کی نشاندہی نہیں فرمائی گئی اور آگے بڑھتا گیا کا مدعا بھی نہیں بتایا۔ آخر وہ محدود وسائل کیا تھے اور وہ کس مقام سے آگے بڑھا اور کس مقام پہ پہنچا۔ اگر اس کی تشریح کر دی جائے تو طلوعِ اسلام کی جماعت کا سراغ اور اس کے قواعد و ضوابط کی تعیین میں کوئی دشواری نہ رہے گی۔ یہ تو تھی تعلّی اب تعریف ملاحظہ ہو۔ اہل حدیث اور اہل سنت والجماعت دونوں پہ یہ الزام ہے کہ "ان کے پاس اپنے مسلک کی تائید میں کچھ وضعی روایات ہوتی ہیں جنھیں وہ حضور نبی اکرم کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کچھ اسلاف کے مقدس نام ہیں جن کی اندھی تقلید کو وہ عین دین قرار دے کر عوام کو اپنے پیچھے لگائے رکھتے ہیں" کاش وہ یہ بھی بتا دیتے کہ وہ کون سے اصحاب ہیں جو محض موضوع احادیث کے پیرو ہیں اور یا وہ کون سے اسلاف ہیں جن کی اندھی تقلید دنیا بھر کے تمام مسلمان کر رہے ہیں جس میں جماعت اسلامی بھی شامل ہے۔ جماعت اسلامی کے بارے میں (جو قدیم روایات کی حامی اور اسلاف کی پیرو ہے) لکھا ہے کہ طلوعِ اسلام نے (ظاہر ہے کہ اس سے مراد جماعت ہی ہو سکتی ہے) تقسیم ہند سے پہلے بھی ان کی مخالفت کی تھی (یعنی طلوعِ اسلام ان کا ازلی دشمن ہے) ...... چونکہ جھوٹ بولنا ان کے (یعنی جماعت اسلامی کے) مذہب میں جائز ہی نہیں بلکہ واجب قرار پاتا ہے اور عندالضرورت اصولوں کو پس پشت ڈال دینا ان کے نزدیک معاذ اللہ اتباعِ سنتِ نبوی ہے اس لیے انھوں نے ..... طلوعِ اسلام کے خلاف ہر قسم کے جھوٹے الزام تراشے۔

جماعت طلوعِ اسلام کی صداقت شعاری ملاحظہ ہو کہ "جماعت اسلامی کے نزدیک جھوٹ بولنا واجب بلکہ سنت ہے اور جماعت اسلامی کی یہ کذب بیانی دیکھیے کہ "طلوعِ اسلام منکرِ حدیث ہے۔ منکر شانِ رسالت ہے۔ تین نمازوں اور نو روزوں کا قائل ہے وغیرہ" اگر فی الواقع جماعت اسلامی نے یہی کہا تو شاید جھوٹ ہی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ طلوعِ اسلام صرف حدیث کی حجیتِ اسلام ہونے کا منکر ہے، حدیث کا منکر نہیں ہے۔ شانِ رسالت کا قائل ہے۔ البتہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قابلِ اتباع نہیں سمجھتا۔ اور نہ اسے شارح قرآن تسلیم کرتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ بھی درست نہیں ہے کہ وہ صرف تین نمازوں اور نو روزوں کی فرضیت کا قائل ہے بلکہ وہ تو پورے نظامِ صلوٰۃ و زکوٰۃ و صوم کو مرکزِ ملت کے فیصلہ کا تابع تصوّر کرتا ہے۔

اب ان دونوں میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ اس کا فیصلہ قارئین کرام خود کرلیں ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

اس رسالہ کے دوسرے مضمون کا عنوان "حج پر قربانی کے بارے میں علمائے الجزائر کا فتوئے" ہے لیکن مضمون میں صرف علامہ الشیخ البشیر الابراہیمی مرحوم کا ذکر ہے۔

طلوعِ اسلام کی بدقسمتی سے یہ فتوے بھی باوجود تلاشِ بسیار کے دستیاب نہ ہوئے اور جب تک یہ فتوے ہی دستیاب نہ ہوں اس پر کوئی رائے زنی نہیں کی جاسکتی۔ قیاس یہ ہے کہ ممکن ہے علامہ موصوف نے ایسا کوئی فتویٰ ان عازمینِ حج کے لیے دیا ہو جو مکہ معظمہ یا اس کے نواح میں اقامت رکھتے ہوں ان پر قربانی فرض نہیں ہے۔ عجب نہیں کہ ایسے اشخاص کو قربانی کی بجائے نقد رقم غربا و مساکینِ حرم میں تقسیم کرنے کی ہدایت فرمائی ہو اور اس پر عمل رہا ہو۔ چونکہ طلوعِ اسلام کی نو پید جماعت قربانی میں احراق دم کو واجب نہیں سمجھتی اس لیے اس حکم سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے ورنہ اس عاجز نے حال میں علامہ عبدالرحمٰن الجزیری کی صحیح کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ کا ترجمہ کیا ہے جو شائع ہو چکی ہے اس میں کہیں ایسے فتوے کا سراغ نہیں ہے ان تمام باتوں سے قطع نظر اگر الجزیرہ کا کوئی عالم ایسا فتویٰ دے بھی دے تو طلوعِ اسلام والوں کو اس پر بغلیں بجانا حماقت ہے کیونکہ اس کو جمہورِ ملتِ اسلامیہ یا کتاب و سنت کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

تیسرا مضمون پرویز صاحب کی تقریر پر مشتمل ہے اس کا صرف وہ حصہ قابلِ قدر ہے جس میں انھوں نے سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کے حامیوں پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی کہا ہے اس میں کچھ تو اشتراکی اصول کی حمایت اور کچھ حسبنا کتاب اللہ کی حمایت ہے جس کی تان آخر کار انکارِ حدیث ہی پر ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک احکام و ارشاداتِ نبوت کی بجائے امت کے لیے عملی پروگرام مرتب اور متحقق کرنے کا حق اسلامی مملکت کے لیے مخصوص ہے اور اسلامی مملکت سے ان کی مراد وہی "مرکزِ ملت" کا ناشدنی تصوّر ہے۔ جسے ہر گونہ عباداتِ اسلامی تک میں ردوبدل کا اختیار حاصل ہو۔

چوتھا مضمون مودودی صاحب کی تفسیر کی چند جھلکیاں ہیں، اس مضمون کے آغاز ہی میں صاحبِ مضمون نے یہ بتادیا ہے کہ "دنیا کو اسلام سے برگشتہ ہی نہیں بلکہ متنفر کرنے کے لیے دانستہ یا نادانستہ جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوششیں ہوئی ہیں ان میں ہماری کتبِ تفسیر نے بڑا اہم کردار ادا کر لیا ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے تمام مفسرین و محدثین و علماء و فضلاء نے جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ اپنی تمام عمر اس کوشش میں صرف کر دی ہے کہ لوگوں کو اسلام سے برگشتہ اور متنفر کیا جائے۔ مولانا مودودی کی تفسیر میں بھی اکثر و بیشتر انھیں عقائد و خیالات کا اظہار ہے جو اسلاف مفسرین نے تفہیمات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور صحابہ سے اخذ فرما کر اپنی تفاسیر میں درج فرمائے۔ اس لیے طلوعِ اسلام کی جماعت یہی کہتی ہے کہ ان کی تفسیر نے بھی لوگوں کو اسلام سے برگشتہ اور متنفر کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

مولانا مودودی کی تفسیر پہ پانچ اعتراضات ہیں جن کی وجہ یہ ہے کہ

۱۔ ہاروت و ماروت کا قصہ لغو ہے۔

۲۔ حضرت یوسف کا اپنے بھائی کے سامان میں پیمانہ رکھ کر انھیں روکنے کی تدبیر جو تفاسیر میں مذکور ہے وہ پیغمبر پر فریب دہی کا الزام ہے۔

۳۔ ضعیف و ناتوان شخص کو جس کے شفا پانے کی امید نہ ہو سو دُرّے مارنے کی بجائے سو تیلیوں کو ایک بار مارنے کا حکم مضحکہ خیز ہے۔

۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک شخص کو یہ کہنا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے ایک پیغمبر کی بداخلاقی اور بدکرداری کی دلیل ہے۔

۵۔ رسول اللہ پر جادو (معاذاللہ)

اس کا جواب یہ ہے کہ ہاروت و ماروت کا قصہ لغو نہیں ہے۔ جس طرح سے مستند تفاسیر میں بتایا گیا ہے اس پہ کوئی شرعی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اس سے بڑا اعتراض شیطان کی تخلیق پر وارد ہو سکتا ہے۔ جس طرح شیطان کی تخلیق سے انسانوں کی آزمائش مقصود تھی اسی طرح ہاروت و ماروت کا دنیا میں آنا بھی آزمائش کے لیے تھا۔

حضرت یوسف کے بھائی کے سامان میں کٹورا رکھنے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا درآنحالیکہ یہ خود بھائی کے علم سے ہوا جیسا کہ مودودی صاحب نے تفسیر میں بتایا ہے۔

مریض یا ضعیف انسان جس کو سزا دینی مقصود ہو اور وہ اس سزا کا تحمل نہ کر سکتا ہو تو اسے معاف ہی کرنا پڑے گا۔ "تنکوں سے مارنا محض ایک احترامِ قانون ہے اور ایسا کرنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو دیا تھا۔ مضمون نگار نے اس کا مذاق اڑایا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ ایسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت میں کیا کرنا چاہیے تھا۔ خدا و رسول کا فیصلہ اس باب میں کیا ہے؟

حضرت داؤدؑ کا کسی شخص کو حکم دینا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ ممکن ہے لغزش سے تعبیر کیا جائے لیکن ایسا ہونا ممکن ہے۔ انبیاء کی لغزش بدیں جہت کہ وہ پائیدار نہیں ہوتی اور فوراً اس کی تنبیہ ہو جاتی ہے ہماری لغزشوں سے بالکل مختلف ہے کہ ہم اس پر قائم رہتے ہیں۔ معترض کا انبیاء کے حالات کو اپنے اوپر قیاس کرنا غلطی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیے جانے کی بھی یہی کیفیت ہے کہ وہ جادو جسم پر تو مؤثر ہو سکتا ہے لیکن امورِ دینی میں اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اس کی مثال امراض کی سی ہے کہ اگر انبیاء پر عوارض و اجرام کا اثر ہونا ممکن ہے تو جادو کا اثر کیوں ناممکن ہے۔ انبیاء کو قتل بھی کیا گیا۔ وہ بیمار بھی ہوئے۔ انھیں زخم و اذیت بھی پہنچائی گئی۔ ایذا رسانی کے طریقوں میں جادو بھی ہے۔ غرض یہ تمام اعتراضات جماعت پرویزی کے دین ناآشنا ذہن کی تخلیق ہیں۔

مدارس دینیہ میں شامل نصاب کتب کے مصنفین کی سوانح حیات اور ان کی علمی خدمات معلوم کرنے کے لیے اختر راہی کے قلم سے لکھی ہوئی کتاب

"تذکرہ مصنفین درسِ نظامی"

کا مطالعہ فرمائیں

اچھوتے انداز میں پہلی تاریخی دستاویز

جس میں تقریباً سو کتب کی ورق گردانی کے بعد ایسے حقائق درج کیے گئے ہیں جن سے معلمین اور متعلمین بالکل ناآشنا تھے۔ اس موضوع پہ

- اساتذہ اور طلباء کے لیے معلومات کا خزینہ۔
- لائبریریوں اور کتب خانوں کے لیے گرانقدر علمی اضافہ۔

سائز = ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات = ۲۷۲

قیمت = صرف چھ روپے (ڈاک خرچ ۹۰ پیسے)

ملنے کا پتہ

مسلم اکادمی ۲۹/۱۸ محمد نگر، لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ